جس منفی عمل کا آغاز کیا تھا' وہی سوچ' بہ اندازِ دگر' جسٹس ڈاکٹر تسیم حسن شاہ صاحب کے متذکرہ فیصلے میں نظر آتی ہے۔ ہماری قابلِ احترام عدالتِ عظمیٰ کے ان نامور افراد کے یہ فیصلے روح کے اعتبار سے ایک جیسی سیکولر سوچ کے حامل ہیں۔

جناب سردار شیر عالم ایڈووکیٹ نے "حاکم خان کیس" سے پیدا شدہ خطرے کی شدت کو بھانپتے ہوئے دینی حمیت پر بے حسی اور خاموشی کے اس ماحول میں کلمہ حق بلند کیا ہے۔ اس موضوع پر انھوں نے غیرجذباتی مگر مضبوط اور تحقیقی استدلال میں خود مغربی اور امریکی اعلیٰ عدالتوں اور اسکالرز کے نظائر کے حوالے سے "حاکم خان کیس" میں پوشیدہ مغالطوں اور حدود سے تجاوز رویوں کا بھرپور محاکمہ کیا ہے۔ دستوری تاریخ' آئینی امور اور فنی مباحث کا یہ گلدستہ اپنے دامن میں دلیل اور اپیل کا جہانِ معانی سمیٹے ہوئے ہے۔ ایک اعتبار سے یہ پاکستان کی آئینی تاریخ اور اسلامی قانون کے حرکی پہلو کا مختصر مگر جامع تجزیہ بھی ہے۔ یہ مقالہ سردار شیر عالم ایڈووکیٹ کی پیشہ وارانہ دیانت' جراتِ اظہار اور ایمان کی پختگی کا مظہر ہے۔

پیش لفظ میں وفاقی شرعی عدالت کے سابق چیف جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمن نے کتاب میں اٹھائے گئے نکات کی تائید کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا ہے کہ مذکورہ مقدمے میں عدالت اصل نکتے سے ہٹ گئی تھی' اس لیے ضروری ہے کہ سپریم کورٹ اس مسئلے پر دوبارہ غور کرے۔

اس مقالے کا اردو ترجمہ چودھری محمد یوسف ایڈووکیٹ (۶۱۶ بی سیٹلائٹ ٹاؤن' گوجرانوالہ) نے "قرار دادِ مقاصد بنام سپریم کورٹ آف پاکستان" کے نام سے قدرے اختصار سے شائع کیا ہے۔ عامتہ الناس میں اس مسئلے کا شعور پیدا کرنے کے لیے ان کی یہ کوشش کامیاب اور لائقِ تحسین ہے۔ اشاعت میں مولانا زاہد الراشدی مدیر "الشریعہ" کی معاونت قابلِ داد و ثواب ہے۔ (سلیم منصور خالد)

اسلام اور اکیسویں صدی کا چیلنج : از اسرار عالم۔ ناشر: دین و دانش پبلی کیشنز دہلی۔ صفحات: ۱۱۴۔ قیمت: ۲۵ روپے

یہ کتاب اس یقین و اذعان کے ساتھ شائع کی گئی ہے کہ ۲۱ ویں صدی' اسلام کے غلبے اور اظہار کی صدی ہے۔ "پوری دنیا' مغربی تہذیب کے بادِ سموم سے نیم جان ہو کر

سرچشمۂ حیات کی تلاش میں سرگرداں ہے" اور "اب دنیا کے سامنے اسلام کے سوا' کوئی متبادل نظریۂ حیات نہیں ہے۔"

جناب مولف شکوہ کناں ہیں: "عصر حاضر میں بعض ملکوں کی تحریکات اسلامی میں تمسک بالکتاب والسنتہ کے مطلوبہ معیار کا لحاظ رکھنے کے تعلق سے کوتاہی ہو رہی ہے۔ اسی طرح عجلت پسندی اور بعض صورتوں میں معاصر طاغوتی افکار سے مغلوبیت بھی ہماری ملی کمزوریوں میں شامل ہے۔ اس کے باوجود' امت مسلمہ کو ۲۱ ویں صدی کے چیلنج کا مقابلہ کرنا ہے' مگر کس طرح؟--- "اس کا سیدھا' صاف اور واحد جواب یہ ہے کہ قرآن و سنت کے مطابق"--- اور یہ کہ امت شہدا علی الناس بن کر ہی اپنا رول اور فرض منصبی ادا کر سکتی ہے۔ یہی امت کا اصل وظیفہ ہے اور اس کے لیے ہر خطے میں اقامتِ دین ضروری ہے۔ مصنف کے نزدیک اقامت دین کا مفہوم ہے: دین حنیف کی مخلصانہ پیروی اور زندگی کے انفرادی و اجتماعی تمام پہلوؤں میں اس کا نفاذ و اجرا' تاکہ "فرد کا ارتقا اور معاشرے کی تعمیر اس کے مطابق ہو۔ یہاں تک کہ زمین پر خلافتِ عامہ قائم ہو جائے۔" مصنف کہتے ہیں کہ جب تک افراد اور اجتماعیات اس کام کو کماحقہ نہیں کر پائیں گے' نتیجہ خاطر خواہ برآمد نہیں ہو گا۔

مصنف کا ذہن بہت واضح اور صاف ہے۔ ان کے نزدیک "قرآن و سنت ہی معیارِ خیر و شر ہیں۔" وہ قرآن و حدیث کا وسیع اور گہرا مطالعہ رکھتے ہیں۔ اسی طرح انھوں نے مغربی فکر اور تہذیب کا بھی عمدہ تعارف کرایا ہے اور اس تعارف و تجزیے کو مناسب اور ضروری حوالوں اور اقتباسات سے بخوبی لیس کر دیا ہے۔ ان کا یہ خیال بہت حقیقت پسندانہ ہے کہ: "دنیا تہذیبی' ثقافتی اور اخلاقی طور پر آج زیادہ غلام ہو گئی ہے۔ انارکی پیدا ہوئی نہیں ہے' بلکہ پیدا کی گئی ہے۔ دنیا کے سیاسی اور معاشی نظام کو براہ راست اور بالواسطہ مخصوص سمت میں چلایا جا رہا ہے' اور دنیا میں سیاسی اور معاشی اقتدار کی کلیت قائم کی جا رہی ہے۔ اس کلیت کے قیام میں سب سے متحرک عنصر ذرائع ابلاغ عامہ (Mass Media) ہے۔ اور شیطانی قوتیں' انسانیت کو گمراہی میں مبتلا رکھنے کے لیے ذرائع ابلاغ کا استعمال پوری شدت سے کر رہی ہیں"۔ آخر میں' اسرار عالم صاحب نے مختلف علوم کی اصطلاحات کی وضاحت بھی کر دی ہے۔ حاصلِ مطالعہ یہ کہ ۲۱ ویں صدی کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لیے' اول: قرآن و سنت اور جدید علوم' فکر اور سائنس کے گہرے مطالعے اور تفہیم کی ضرورت ہے'